سوال

(597)جہادی ٹریننگ کا شرعی حکم کیا؟ (بعض جاہلوں کے فتوے کی کیا حیثیت ہے)

جواب

السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ

ایک شخص نے موقف پیش کیا کہ ''جس شخص نے ۲۱ دن کی جہادی بنیادی ٹریننگ نہیں کی وہ پکا کافر اور منافق ہے۔'' سوال یہ ہے کہ بے شمار انبیاء، صلحاء اور اولیاء، صحابہ وتابعین اور محدثین وائمہ دین وغیرہم ہیں جنھوں نے مذکورہ ۲۱ دن کی ٹریننگ نہیں کی۔ مذکورہ آدمی کے قول کی شریعت اسلامیہ کی روشنی میں کیا حیثیت ہے؟ (سائل)

الجواب بعون الوهاب بشرط صحة السؤال

وعلیکم السلام ورحمۃ اللہ وبرکاتہ!

الحمد للہ، والصلاة والسلام علیٰ رسول اللہ، أما بعد!

اس میں کچھ شک نہیں ہر مسلمان کے لیے بقدرِ استطاعت جہاد کی تیاری ضروری ہے۔ ساری زندگی اس بات پر قائم ودائم رہنا چاہیے، اس کے لیے دنوں کی کوئی قید نہیں، سلف صالحین اسی پر عمل پیرا تھے۔ سوچے سمجھے بغیر اور بغیر علم کے فتویٰ بازی نہیں کرنی چاہیے اس سے امت میں گمراہی اور افراتفری پھیلنے کا اندیشہ ہے۔

ھذا ما عندي واللہ أعلم بالصواب

فتاویٰ حافظ ثناء اللہ مدنی

جلد:3،کتاب الجہاد:صفحہ:446

محدث فتویٰ